4420 ـ تارک نماز کے ساتھ بائیکاٹ کرنا

سوال

اگر کسی کا قریبی رشتہ دار نماز ادا نہ کرتا ہو تو اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، تو کیا ہمارے لیے انہیں سلام کرنا جائز ہے، یا کہ ہم ان کے ساتھ بالکل تعلق نہ رکھیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز ترک کرنا اسلام کے عملی ارکان میں سے ایک رکن کو منہدم کرنا ہے، چنانچہ نماز دین اسلام کا ستون اور اس کا اساسی رکن ہے، اور تارک نماز کے ساتھ کسی بھی قسم کسی بھی حالت میں سستی نہیں برتنی چاہیے، بلکہ اس کے رشتہ دار اور عزیز و اقارب کو چاہیے کہ وہ بے نماز کو نصیحت کرنے کے ساتھ اس کی راہنمائی بھی کریں، لیکن اگر وہ پھر بھی تسلیم نہیں کرتا تو اس سے بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کو سلام بھی نہ کریں، اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھائیں پئیں اور بیٹھیں، بلکہ اسے اس کے عظیم جرم کا احساس دلائیں ہو سکتا ہے وہ اسی طرح اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کر لے.

تارک نماز کے متعلق علماء کرام کا موقف درج ذیل دو قولوں میں بیان کیا جا سکتا ہے:

پہلا قول:

تارک نماز کافر ہے، عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی قول مروی ہے، اور حسن، شعبی، اوزاعی، عبد اللہ بن مبارک، اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی کہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے ایک روایت یہی ہے.

انہوں نے درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا ہے:

" بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم اور امام احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

دوسرا قول:

وہ کافر نہیں، یہ امام ابو حنیفہ، امام مالك، امام شافعی رحمہم اللہ کا قول ہے، انہوں نے عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی نے بندے پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، چنانچہ جو بھی ان کی ادائیگی کرے اور ان کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے ان میں سے کوئی نماز ضائع نہ کرے تو اللہ تعالی کی ذمہ داری ہے اسے جنت میں داخل کرے، اور جو کوئی انہیں ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے اللہ تعالی کے ساتھ کوئی عہد اور ذمہ نہیں، اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے "

اسے امام دارمی نے مسند دارمی حدیث نمبر (1531) میں اور امام مالك نے الموطا حدیث نمبر (248) اور امام احمد نے مسند احمد حدیث نمبر (21690) میں روایت کیا ہے.

اس کے باوجود دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ اگر وہ نماز ترك کرنے سے باز نہیں آتا تو اسے توبہ کے لیے تین روز کا موقع دیا جائيگا، اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کا انجام قتل ہے.

واللہ اعلم .